بعض تلبیسات باطلہ کا رد

اپنے موقف کہ عقائد میں تکفیر نہیں کی جائے گی کے حق میں بعض علماء نے اصحاب رسول کی بد اعمالیوں اور عقائد کی خرابیوں کا ذکر کیا ہے – یہاں ان کی پیش کردہ چند امثال کا ذکر کرتے ہیں

بعض علماء اس قدر جری ہوئے کہ انہوں نے اصحاب رسول تک سے بد عمالیاں و اعتقادی خامیاں منسوب کر دی ہیں–ان کے اشکالات کو رفع کرنے کے لئے یہاں ان کی جانب سے پیش کردہ چند امثال پر بحث کی جائے گی -

بعض علماء کی ام المومنین رضی اللہ عنہا پر بد عقیدگی کی تہمت

صحیح مسلم میں ہے

حدیث:2249

حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ فَقَالَتْ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِّي قُلْنَا بَلَى ح و حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ حَجَّاجًا الْأَعْوَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ أُمِّي قَالَ فَظَنَنَّا أَنَّهُ يُرِيدُ أُمَّهُ الَّتِي وَلَدَتْهُ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا بَلَى قَالَ قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا عِنْدِي انْقَلَبَ فَوَضَعَ رِدَائَهُ وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ فَاضْطَجَعَ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ أَنْ قَدْ رَقَدْتُ فَأَخَذَ رِدَائَهُ رُوَيْدًا وَانْتَعَلَ رُوَيْدًا

وَفَتَحَ الْبَابَ فَخَرَجَ ثُمَّ أَجَافَهُ رُوَيْدًا فَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِي ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَلَى إِثْرِهِ حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ فَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنْ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشُ حَشْيَا رَابِيَةً قَالَتْ قُلْتُ لَا شَيْءَ قَالَ لَتُخْبِرِينِي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي قُلْتُ نَعَمْ فَلَهَدَنِي فِي صَدْرِي لَهْدَةً أَوْجَعَتْنِي ثُمَّ قَالَ أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ فَنَادَانِي فَأَخْفَاهُ مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ وَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَتْ قُلْتُ كَيْفَ أَقُولُ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ قُولِي السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ

ترجمہ: ہارون بن سعید ایلی، عبداللہ بن وہب، ابن جریج، عبداللہ بن کثیر بن مطلب، محمد بن قیس، حضرت محمد بن قیس (رض) بن مخرمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دن کہا کیا میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنی اور اپنی ماں کے ساتھ بیتی ہوئی بات نہ سناؤں ہم نے گمان کیا کہ وہ ماں سے اپنی جننے والی ماں مراد لے رہے ہیں ہم نے کہا کیوں نہیں فرمایا نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے پاس میری باری کی رات میں تھے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کروٹ لی اور اپنی چادر اوڑھ لی اور جوتے اتارے اور ان کو اپنے پاؤں کے پاس رکھ دیا اور اپنی چادر کا کنارہ اپنے بستر پر بچھایا اور لیٹ گئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اتنی ہی دیر ٹھہرے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے گمان کرلیا کہ میں سوچکی ہوں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے آہستہ سے اپنی چادر لی اور آہستہ سے جوتا پہنا اور آہستہ سے دروازہ کھولا اور باہر نکلے پھر اس کو آہستہ سے بند کردیا میں نے اپنی چادر اپنے سر پر اوڑھی اور اپنا ازار پہنا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پیچھے پیچھے چلی یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بقیع میں پہنچے اور کھڑے ہوگئے اور کھڑے ہونے کو طویل کیا پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے دونوں ہاتھوں کو تین بار اٹھایا پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) واپس لوٹے اور میں بھی لوٹی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تیز چلے تو میں بھی تیز چلنے لگی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دوڑے تو میں بھی دوڑی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہنچے تو میں بھی پہنچی میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے سبقت لے گئی اور داخل ہوتے ہی لیٹ گئی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لائے تو فرمایا اے عائشہ تجھے کیا ہوگیا ہے کہ تمہارا سانس پھول رہا ہے میں نے کہا کچھ نہیں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا تم بتادو ورنہ مجھے باریک بین خبردار یعنی اللہ تعالیٰ خبر دے دے گا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے ماں باپ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر قربان پھر پورے قصہ کی خبر میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دے دی فرمایا میں اپنے آگے آگے جو سیاہ سی چیز دیکھ رہا تھا وہ تو تھی میں نے عرض کیا جی ہاں تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے میرے سینے پر مارا جس کی مجھے تکلیف ہوئی پھر فرمایا تو نے خیال کیا کہ اللہ اور اس کا رسول تیرا حق داب لے گا فرماتی ہیں جب لوگ کوئی چیز چھپاتے ہیں اللہ تو اس کو خوب جانتا ہے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ جبرائیل میرے پاس

آئے جب تو نے دیکھا تو مجھے پکارا اور تجھ سے چھپایا تو میں نے بھی تم سے چھپانے ہی کو پسند کیا اور وہ تمہارے پاس اس لئے نہیں آئے کہ تو نے اپنے کپڑے اتار دیئے تھے اور میں نے گمان کیا کہ تو سو چکی ہے اور میں نے تجھے بیدار کرنا پسند نہ کیا میں نے یہ خوف کیا کہ تم گھبرا جاؤ گی جبرائیل نے کہا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو حکم دیا ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بقیع تشریف لے جائیں اور ان کے لئے مغفرت مانگیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں کیسے کہوں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا (السَّلَامُ عَلَيْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَتَاکُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا مُؤَجَّلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَائَ اللَّهُ بِکُمْ لَاحِقُونَ) کہو سلام ہے ایماندار گھر والوں پر اور مسلمانوں پر اللہ ہم سے آگے جانے والوں پر رحمت فرمائے اور پیچھے جانے والوں پر ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔

فرقوں کے بعض عالم یہ دعوی کرتے ہیں کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا بنیادی عقائد سے لا علم تھیں کیونکہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا -

قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ؟ نَعَمْ

کیا جو بھی لوگ چھپاتے ہیں اللہ تعالی اسے جانتا ھے؟ (تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا) ہاں (عائشہ)۔

امام نووی نے اس حدیث کی شرح میں کہا یہ ہاں ام المومنین نے خود کلامی کے انداز میں خود کہا - امام نووی کے اس قول کی بہت سوں نے مان لیا کہ یہی مدعا رہا ہو گا جن میں ڈاکٹر عثمانی بھی شامل ہیں—راقم کہتا ہے یہ غلطی ہے ان لوگوں نے متن کی تخریج پر غور نہیں کیا - یہ مختلف کتب میں الگ الگ الفاظ سے روایت کردہ ہے اور اس کی بنا پر بعض نے الٹا ام المومنین پر ہی فتوی جڑ دیا ہے—

وہابی عالم عبد المجید بن سالم لکھتے ہیں جو اصلا ابن تیمیہ کے الفاظ ہیں

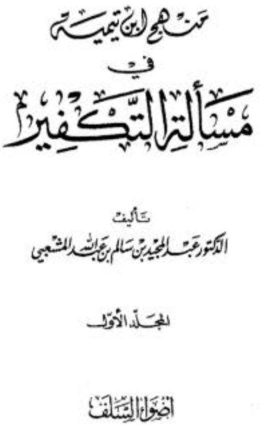

فهذه عائشة ـ رضي اللّٰه عنها ـ كانت تجهل بأن اللّٰه يعلم بكل ما يكتمه الناس ، ولم تكن بجهلها ذلك كافرة ، قال شيخ الإسلام موضحا ذلك بعد أن سرد هذا الحديث : « فهذه عائشة أم المؤمنين : سألت النبي ﷺ هل يعلم اللّٰه كل ما يكتم الناس ؟ فقال لها النبي ﷺ : نعم ، وهذا يدل على أنها لم تكن تعلم ذلك ، ولم تكن قبل معرفتها بأن اللّٰه عالم بكل شيء يكتمه الناس كافرة ، وإن كان الإقرار بذلك بعد قيام الحجة من أصول الإيمان ، وإنكار علمه بكل شيء كإنكار قدرته على كل شيء . هذا مع أنها كانت ممن يستحق اللوم على الذنب(٣) . ولهذا لهزها النبي ﷺ ، وقال : أتخافين أن

یہ عائشہ ہیں رضی اللہ عنہا یہ اس سے لا علم ہیں کہ اللہ وہ جانتا ہے جو لوگ چھپاتے ہیں اور اس لا علمی پر یہ کافر نہیں ہوئیں شیخ اسلام ابن تیمیہ کہتے ہیں اس حدیث پر یہ عائشہ ہیں رضی اللہ عنہا یہ اس سے لا علم ہیں کہ اللہ وہ جانتا ہے جو لوگ چھپاتے ہیں؟ پس اس کا سوال انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا ہاں اور یہ دلیل ہے کہ وہ عائشہ اسکو نہیں جانتی تھیں اور ان کو معرفت نہیں تھی کہ اللہ ہر اس چیز کو جانتا ہے جو لوگ چھپاتے ہیں اس لئے کافر نہیں تھیں

ابن تیمیہ مجموع الفتاوی ج ۱۱ ص ۴۱۲ پر بحث کی ہے اور سنن نسائی کی روایت کے الفاظ نقل کیے ہیں

أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ .... قَالَتْ: مَهْمَا يَكْتُمُ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: «نَعَمْ»

اور یہ سند وہی ہے جو صحیح مسلم میں ہے

البتہ صحیح مسلم میں متن میں نعم کے لفظ کو ام المومنین کے الفاظ کے ساتھ مربوط رکھا گیا ہے جس سے محسوس ہوتا ہے کہ نعم کا لفظ ام المومنین کے جملے کا حصہ ہے –لیکن راوی کا مدعا اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کہنا ہے جیسا کہ مختلف کتب احادیث میں متن میں دیکھ کر جانا جا سکتا ہے مثلا سنن نسائی، سنن الکبری، مسند احمد وغیرہ

اس منکر روایت سے ان کے نزدیک ثابت ہوتا ہے کہ فقہائے مدینہ کی استاذ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا یہ بات تک نہیں جانتی تھیں کہ اللہ تعالی ہر اس چیز کو جانتا ھے جو لوگ چھپاتے ہیں۔ قابل غور ہے یہ ایمان کی بنیادی بات ہے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی تو خود قرآن کو شادی سے پہلے یاد کر رہی تھیں اور قرآن ان کے گھر سے متصل مسجد النبی میں دن و رات پڑھا جاتا تھا۔

یہ روایت آخری دور کی بتائی جاتی ہے جبکہ اس کا متن منکر ہے اس سے یہ تک نکلتا ہے کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے نبی کی جاسوسی کی ان کا پیچھا رات کے اندھرے میں کیا-روایت بھی عجیب ہے-تعاقب پیچھے سے کیا جاتا ہے نہ کہ پیچھا کرنے والا آگے پہنچ جاتا ہے -روایت میں ہے فرمایا میں اپنے آگے آگے جو سیاہ سی چیز دیکھ رہا تھا وہ کیا تو تھی؟ جبکہ عقلا یہ بات محال ہے

سند میں عبد اللہ بن کثیر بن المطلب بن إبي وداعة مجھول ہے اس کو امام مسلم نے قبول کیا ہے لہذا ابن حجر نے اس کو مقبول کہا ہے۔

:الذھبی نے میزان میں کہا

.فعبد الله بن كثير السهمى لا يعرف إلا من رواية ابن جريج عنه، وما رأيت أحدا وثقه ففيه جهالة

عبد اللہ نہیں جانا جاتا اس سے صرف ابن جریج نے روایت کیا ہے اور کسی اور ثقہ نے میرے خیال میں روایت نہیں کیا ہے اور اس میں جہالت ہے یعنی مجھول ہے۔

:اور تاریخ اسلام میں کہا

، وهو فلا يكاد يُعْرَف إلا فِي حديثٍ واحد سَنَدُهُ مضطَّرب، وهو حديث عَائِشَةَ فِي استغفاره لأهل البَقيع

اس کی کوئی حدیث معلوم نہیں سوائے ایک مضطرب روایت کے جس میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے اہل بقیع پر استغفار کا ذکر ہے۔

:فرقے کہتے ہیں کہ صحیح مسلم کی شاہد حدیث سنن نسائی ۲۰۲۳۹ ہے

أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ، يَقُولُ

-سندا یہ بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ اس سند کو شعیب نے ضعیف کہا ہے

سنن نسائی جیسی سند سے یہ روایت مسند احمد 25855 موجود ہے

حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ، أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي، وَعَنْ أُمِّي؟ - فَظَنَنَّا أَنَّهُ يُرِيدُ أُمَّهُ الَّتِي وَلَدَتْهُ - قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ:

شعیب الأرنؤوط کا کہنا ہے إسناد ضعيف-اس کی اسناد ضعیف ہیں۔

شعیب کی تحقیق کے مطابق سنن نسائی کی سند میں عبد الله بن إبي مليكة کا نام غلطی ہے- صحیح ابن حبان ۷۱۱۰ میں اسی سند سے ہے

أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَصَّارُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ

اور یہ اصلا عبد الله بن کثیر ہے جو ایک مجہول ہے۔

نسائی نے اس سند کو اس طرح بھی لکھا ہے

اخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ

اور اپنی دوسری کتاب سنن الکبری میں کہا

خَالَفَهُ حَجَّاجٌ فَقَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ

حجاج نے ان کی مخالفت کی اور کہا بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ – یعنی نسائی کے نزدیک یہ غلطی حجاج کی وجہ سے آئی ہے۔

اولا تو متنا یہ روایت صحیح نہیں دوم اس کا متن دیکھتے ہیں۔

محمد بن قیس بن مخرمہ کہتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو بیان کرتے ہوئے سنا وہ کہہ رہی تھیں: کیا میں تمہیں اپنے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا کیوں نہیں ضرور بتائیے، تو وہ کہنے لگیں، جب وہ رات آئی جس میں وہ یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے تو آپ (عشاء) سے پلٹے، اپنے جوتے اپنے پائتانے رکھے، اور اپنے تہبند کا کنارہ اپنے بستر پر بچھایا، آپ صرف اتنی ہی مقدار ٹھہرے جس میں آپ نے محسوس کیا کہ میں سو گئی ہوں، پھر آہستہ سے آپ نے جوتا پہنا اور

آہستہ ہی سے اپنی چادر لی، پھر دھیرے سے دروازہ کھولا، اور دھیرے سے نکلے، میں نے بھی اپنا کرتا، اپنے سر میں ڈالا اور اپنی اوڑھنی اوڑھی، اور اپنی تہبند پہنی، اور آپ کے پیچھے چل پڑی، یہاں تک کہ آپ مقبرہ بقیع آئے، اور اپنے ہاتھوں کو تین بار اٹھایا، اور بڑی دیر تک اٹھائے رکھا، پھر آپ پلٹے تو میں بھی پلٹ پڑی، آپ تیز چلنے لگے تو میں بھی تیز چلنے لگی، پھر آپ دوڑنے لگے تو میں بھی دوڑنے لگی، پھر آپ اور تیز دوڑے تو میں بھی اور تیز دوڑی، اور میں آپ سے پہلے آگئی، اور گھر میں داخل ہو گئی، اور ابھی لیٹی ہی تھی کہ آپ بھی اندر داخل ہو گئے، آپ نے پوچھا: "عائشہ! تجھے کیا ہو گیا، یہ سانس اور پیٹ کیوں پھول رہے ہیں؟" میں نے کہا: کچھ تو نہیں ہے، آپ نے فرمایا: "تو مجھے بتادے ورنہ وہ ذات جو باریک بین اور ہر چیز کی خبر رکھنے والی ہے مجھے ضرور بتادے گی"، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، پھر میں نے اصل بات بتادی تو آپ نے فرمایا: "وہ سایہ جو میں اپنے آگے دیکھ رہا تھا تو ہی تھی"، میں نے عرض کیا: جی ہاں، میں ہی تھی، آپ نے میرے سینہ پر ایک مکا مارا جس سے مجھے تکلیف ہوئی، پھر آپ نے فرمایا: "کیا تو یہ سمجھتی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تجھ پر ظلم کریں گے"، میں نے کہا: جو بھی لوگ چھپائیں اللہ تعالیٰ تو اس سے واقف ہی ہے، (وہ آپ کو بتادے گا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جبرائیل میرے پاس آئے جس وقت تو نے دیکھا، مگر وہ میرے پاس اندر نہیں آئے کیونکہ تو اپنے کپڑے اتار چکی تھی، انہوں نے مجھے آواز دی اور انہوں نے تجھ سے چھپایا، میں نے انہیں جواب دیا، اور میں نے بھی اسے تجھ سے چھپایا، پھر میں نے سمجھا کہ تو سو گئی ہے، اور مجھے اچھا نہ لگا کہ میں تجھے جگاؤں، اور میں ڈرا کہ تو اکیلی پریشان نہ ہو، خیر انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں مقبرہ بقیع آؤں، اور وہاں کے لوگوں کے لیے اللہ سے مغفرت کی دعا کروں"، میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! میں کیا کہوں (جب بقیع میں جاؤں)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو «السلام على أهل الديار من المؤمنين والمسلمين يرحم الله المستقدمين منا والمستأخرين وإنا إن شاء الله بكم لاحقون» "سلامتی ہو ان گھروں کے مومنوں اور مسلمانوں پر، "اللہ تعالیٰ ہم میں سے اگلے اور پچھلے (دونوں) پر رحم فرمائے، اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم تم سے ملنے (ہی) والے ہیں

اس روایت میں الٹا لکھا ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا

قُلْتُ: مَهْمَا يَكْتُمُ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللَّهُ

میں نے کہا: جو بھی لوگ چھپائیں اللہ تعالیٰ تو اس سے واقف ہی ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا پر جو الزام صحیح مسلم کی روایت کے تحت لگایا گیا ہے اس روایت میں اس کا رد ہے۔ یہاں عائشہ اپنے صحیح عقیدے کا اظہار کر رہی ہیں جبکہ صحیح مسلم میں وہ صحیح عقیدے سے ناواقف ہیں اور سوال کر رہی ہیں۔

قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ؟ نَعَمْ

کیا جو بھی لوگ چھپاتے ہیں اللہ تعالی اسے جانتا ھے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا ہاں عائشہ۔

اس طرح یہ حدیث صحیح مسلم سے الگ ہے۔

بعض لوگوں کی بدری صحابی پر تہمت

بعض لوگوں نے اپنے موقف میں ایک واقعہ پیش کیا جس میں انہوں نے بدری صحابی قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ رضی اللہ عنہ پر شراب پینے کی تہمت لگائی ہے - راقم کہتا ہے ہمارے دین میں اصحاب رسول میں اصحاب بدر کا مقام سب سے بلند ہے اور ان کے بارے میں صحیح حدیث میں موجود ہے

لعل الله اطلع إلى أهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد وجبت لكم الجنة أو فقد غفرت لكم

- ممکن ہے اللہ اہل بدر کے لئے تم کو اطلاع دے کہ جو چاہے کرو تم پر جنت واجب ہو چکی یا مغفرت ہو چکی

-دوسری طرف بعض راویوں نے ایک بدری صحابی قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ رضی اللہ عنہ پر شراب پینے کی تہمت لگا دی ہے

: مصنف عبد الرزاق 17076 میں امام زہری کی منکر روایت ہے

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، وَكَانَ أَبُوهُ شَهِدَ بَدْرًا إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، اسْتَعْمَلَ قُدَامَةَ بْنَ مَظْعُونٍ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَهُوَ خَالُ حَفْصَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَدِمَ الْجَارُودُ سَيِّدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى عُمَرَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ قُدَامَةَ شَرِبَ فَسَكِرَ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ حَدًّا مِنْ حُدُودِ اللَّهِ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أَرْفَعَهُ إِلَيْكَ فَقَالَ عُمَرُ: «مَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ» قَالَ: أَبُو هُرَيْرَةَ: فَدَعَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ: بِمَ أَشْهَدُ؟ قَالَ: لَمْ أَرَهُ يَشْرَبُ وَلَكِنِّي رَأَيْتُهُ سَكْرَانَ فَقَالَ عُمَرُ: " لَقَدْ تَنَطَّعْتَ فِي الشَّهَادَةِ قَالَ: ثُمَّ كَتَبَ إِلَى قُدَامَةَ أَنْ يَقْدَمَ إِلَيْهِ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ الْجَارُودُ لِعُمَرَ: أَقِمْ عَلَى هَذَا كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ عُمَرُ: «أَخَصْمٌ أَنْتَ أَمْ شَهِيدٌ» قَالَ: بَلْ شَهِيدٌ قَالَ: «فَقَدْ أَدَّيْتَ شَهَادَتَكَ» قَالَ: فَقَدْ صَمَتَ الْجَارُودُ حَتَّى غَدَا عَلَى عُمَرَ فَقَالَ: أَقِمْ عَلَى هَذَا حَدَّ اللَّهِ فَقَالَ عُمَرُ: «مَا أَرَاكَ إِلَّا خَصْمًا، وَمَا شَهِدَ مَعَكَ إِلَّا رَجُلٌ» فَقَالَ الْجَارُودُ: إِنِّي أُنْشِدُكَ اللَّهَ، فَقَالَ عُمَرُ: «لَتُمْسِكَنَّ لِسَانَكَ أَوْ لَأَسُوءَنَّكَ» فَقَالَ الْجَارُودُ: أَمَّا وَاللَّهِ مَا ذَاكَ بِالْحَقِّ أَنْ شَرِبَ ابْنُ عَمِّكَ وَتَسُوءُنِي، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنْ كُنْتَ تَشُكُّ

فِي شَهَادَتِنَا فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنَةِ الْوَلِيدِ [ص:242] فَسَلْهَا، وَهِيَ امْرَأَةُ قُدَامَةَ فَأَرْسَلَ عُمَرُ إِلَى هِنْدَ ابْنَةِ الْوَلِيدِ يَنْشُدُهَا فَأَقَامَتِ الشَّهَادَةَ عَلَى زَوْجِهَا فَقَالَ عُمَرُ لِقُدَامَةَ: «إِنِّي حَادُّكَ» فَقَالَ: لَوْ شَرِبْتَ كَمَا يَقُولُونَ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تَجْلِدُونِي، فَقَالَ عُمَرُ: «لِمَ؟» قَالَ قُدَامَةُ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا} [المائدة: 93] الْآيَةُ فَقَالَ عُمَرُ: «أَخْطَأْتَ التَّأْوِيلَ إِنَّكَ إِذَا اتَّقَيْتَ اجْتَنَبْتَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْكَ» قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: «مَاذَا تَرَوْنَ فِي جَلْدِ قُدَامَةَ» قَالُوا: لَا نَرَى أَنْ تَجْلِدَهُ مَا كَانَ مَرِيضًا، فَسَكَتَ عَنْ ذَلِكَ أَيَّامًا وَأَصْبَحَ يَوْمًا وَقَدْ عَزَمَ عَلَى جَلْدِهِ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: «مَاذَا تَرَوْنَ فِي جَلْدِ قُدَامَةَ» قَالُوا: لَا نَرَى أَنْ تَجْلِدَهُ مَا كَانَ ضَعِيفًا فَقَالَ عُمَرُ: «لَأَنْ يَلْقَى اللَّهَ تَحْتَ السِّيَاطِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَلْقَاهُ، وَهُوَ فِي عُنُقِي ائْتُونِي بِسَوْطٍ تَامٍّ» فَأَمَرَ بِقُدَامَةَ فَجُلِدَ فَغَاضَبَ عُمَرُ قُدَامَةَ وَهَجَرَهُ فَحَجَّ وَقُدَامَةُ مَعَهُ مُغَاضِبًا لَهُ، فَلَمَّا قَفَلَا مِنْ حَجِّهِمَا، وَنَزَلَ عُمَرُ بِالسُّقْيَا نَامَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ مِنْ نَوْمِهِ قَالَ: «عَجِّلُوا عَلَيَّ بِقُدَامَةَ فَائْتُونِي بِهِ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى آتٍ أَتَانِي فَقَالَ: سَالِمْ قُدَامَةَ فَإِنَّهُ أَخُوكَ فَعَجِّلُوا [ص:243] إِلَيَّ بِهِ فَلَمَّا أَتَوْهُ أَبَى أَنْ يَأْتِيَ، فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ إِنْ أَبَى إِنْ يَجُرُّوهُ إِلَيْهِ فَكَلَّمَهُ عُمَرُ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَكَانَ ذَلِكَ أَوَّلَ صُلْحِهِمَا

امام زہری نے بیان کیا کہ مجھے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے خبر دی جن کے باپ بدر میں موجود تھے عمر رضی اللہ عنہ نے قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بحرین کا عامل مقرر کیا وہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنھا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما کے ماموں تھے بحرین سے عبدالقیس قبیلے کے سردار جارود عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو کہا اے امیر المؤمنین بلاشبہ قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ نے شراب پی ھے اور وہ نشے کی حالت میں ھو گیا ھے میں سمجھتا ھوں کہ ان پر اللہ کی حدود میں سے حد جاری ھوتی ھے مجھ پر لازم تھا کہ میں یہ خبر آپ تک پہنچادوں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تیرے ساتھ کوئی گواہ ھے ؟ جارود نے کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ گواہ ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بلایا تو انھوں نے کہا میں کس چیز کے ساتھ گواہی دوں میں نے قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کو شراب پیتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن نشے کی حالت میں دیکھا ھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم جارود نے گواہی میں غلو اور تکلف کیا ھے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کی طرف خط بھیجا کہ وہ بحرین سے ان کے پاس آئیں جارود نے پھر عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اس پر اللہ کی کتاب حدود قائم کریں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تو مقابل ھے یا گواہ؟ اس نے کہا میں تو گواہ ھوں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نے گواہی کا حق ادا کر دیا جارود خاموش ھو گیا یہاں تک کہ صبح سویرے عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں آیا پھر کہا اس پر اللہ کی حد قائم کرو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو تجھے مقابل اور مخالف ہی سمجھتا ھوں اور تیرے پاس ایک آدمی کے سواء کوئی گواہی نہیں جارود کہنے لگے میں تمھیں اللہ کی قسم دیتا ھوں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تو اپنی زبان کو قابو میں رکھ ورنہ میں تیرے ساتھ بہت برا سلوک کروں گا جارود کہنے لگا بہر حال اللہ کی قسم کیا یہ حق نہیں ھے کہ تیرے چچا کے بیٹے نے شراب پی ھے اور تو میرے ساتھ برا سلوک کر رہا ھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر تمھیں ہماری گواہی میں شک ھے تو ولید کی بیٹی ہند کو پیغام بھیج اور اس سے پوچھ وہ قدامہ بن مظعون

رضی اللہ عنہ کی بیوی تھی عمر نے ہند بنت الولید کی طرف پیغام بھیجا اور اسے قسم دی تو اس نے اپنے شوہر کے خلاف گواہی دے دی عمر رضی اللہ عنہ نے قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ سے کہا بلا شبہ میں تجھ پر حد لگاؤں گا قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کہنے لگے اگر میں نے پی ھے جیسا کہ وہ کہتے ہیں تو تمھارے لئے مجھے کوڑے لگانا صحیح نہیں ھے عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے

وہ کیوں؟ قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ فرماتا ھے

لَیس عَلَي الَّذِينَ امَنوا وَ عَمِلُوا الصّلِحتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا اِذَا مَا اتَّقَوا وَّ امَنُوا وَ عَمِلُوا الصّلِحتِ ثُمَّ اتَّقَوا وَّ امَنوا ثُمَّ اتَّقَوا وَّ اَحسَنُوا وَ اللّٰہ یُحِبُّ المُحسِنِينَ

ایسے لوگوں پر جو کہ ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جس کو وہ کھاتے پیتے ہوں جب کہ وہ لوگ تقوی رکھتے ہوں اور ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں پھر پرہیز گاری کرتے ہوں اور خوب نیک عمل کرتے ہوں، اللہ ایسے نیکو کاروں سے محبت رکھتا ہے۔عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم نے تاویل میں غلطی اور خطاء کی بلاشبہ جب تم نے تقوی اختیار کیا تو جن اشیاء کو اللہ نے تم پر حرام کیا ھے ان سے اجتناب کرو پھر عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کی طرف متوجہ ھوئے اور کہا قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کو کوڑے لگانے کے بارے میں تم کیا سمجھتے ھو؟ انھوں نے کہا جب تک وہ مریض ھے ہم اسے کوڑے لگانا صحیح نہیں سمجھتے پھر کچھ دن عمر رضی اللہ عنہ اس کے متعلق خاموش رہے ایک دن صبح اس حالت میں کی کہ انھوں نے کوڑے لگانے کا عزم کر لیا اپنے ساتھیوں سے کہنے لگے قدامہ بن مظعون رضی اللہ کے کوڑوں کے بارے میں تمھارا کیا خیال ھے؟ انھوں نے کہا جب تک وہ ضعیف و ناتواں ھے ہم نہیں سمجھتے کہ آپ اسے کوڑے ماریں عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اس کا کوڑے کے نیچے رہ کر اللہ سے ملنا مجھے اس بات سے زیادہ پسند ھے کہ وہ اپنے رب سے ملے اور یہ کوڑے لگانا میری گردن پر ھوں

میرے پاس کوئی سالم کوڑا لاؤ پھر قدامہ بن مظعون رضی للہ عنہ کو کوڑے لگانے کا حکم دیا تو انھیں کوڑے مارے گئے عمر رضی اللہ عنہ قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ سے ناراض ھوگئے اور اسے چھوڑ دیا عمر رضی اللہ عنہ نے حج کیا اور قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ تھے جب دونوں حج سے واپس لوٹے تو عمر رضی اللہ عنہ سقیا مقام پر اترے اور سو گئے پھر نیند سے بیدار ھوئے تو فرمایا جلدی سے قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کو میرے پاس لاؤ اللہ کی قسم میں نے خواب میں ایک آنے والے کو دیکھا اس نے کہا قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ سے صلح کرو وہ تیرا بھائی ھے میرے پاس اسے جلدی لاؤ جب وہ انھیں لینے گئے تو قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ نے آنے سے انکار کر دیا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر وہ آنے سے انکاری ھے تو میرے پاس کھینچ کر لاؤ تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے بات کی اور ان کے لئے اللہ سے بخشش کی دعاء مانگی اور یہ ان دونوں کی پہلی صلح تھی۔

اس واقعہ پر بہت سے اعتراضات وارد ہوتے ہیں

اول ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا معلوم ہے کہ وہ مدینہ میں ہی رہے اور وہاں سے سفر کر کے بحرین جانا معلوم نہیں ہے

دوم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی گواہی فرد واحد کی گواہی ہے اور شراب کی حد اس وقت تک جاری نہیں ہوتی جب تک منہ سے شراب کی بو نہ آئے یا شراب پینے والا کوئی ایسا کلام نہ کرے جو خلاف عقل ہو-

عمر رضی اللہ عنہ پر موقوف قول ہے

حدثنا مسدَّد: حدثنا يحيى، عن أبي حيَّان: حدثنا عامر، عن ابن عمر رضي الله عنهما

قام عمر على المنبر، فقال: أما بعد، نزل تحريم الخمر وهي من خمسة: العنب والتمر والعسل والحنطة والشعير، والخمر ما خامر العقل.

الخمر ما خامر العقل

خمر (شراب) وہ ہے جو عقل کو بیکار کر دے-

جبکہ اس واقعہ میں ایسا کچھ بیان نہیں ہوا کہ قدامہ رضی اللہ عنہ واقعی اس حالت میں ملے

سوم عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ جو اس واقعہ کو بیان کر رہے ہیں وہ یہ نہیں بتا رہے کہ ان کو یہ معلومات کس نے دیں کیونکہ جادو رنے کب کب عمر سے ملاقات کی کب کیا کہا یہ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ کو کسی سے معلوم ہوا ہو گا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ہر وقت عمر کے ساتھ موجود ہوں ممکن نہیں ہے-

چہارم اس واقعہ میں الْجَارُودُ سَيِّدُ عَبْدِ الْقَيْسِ ایک مجہول الحال شخص ہے جس کا معلوم تک نہیں کہ واقعی اس قبیلہ کا سردار تھا بھی یا نہیں

مصنف عبد الرزاق 17075 میں ہے

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَيُّوبَ بْنَ أَبِي تَمِيمَةَ يَقُولُ: «لَمْ يُحَدَّ فِي الْخَمْرِ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ إِلَّا قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ

ابن جریج نے کہا أَيُّوبُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ مدلس نے خبر دی کہ اہل بدر میں سے کسی کو شراب پر حد نہیں لگی سوائے قدامہ کے

تاریخ مدینہ میں ہے

حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ وَاصِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، أَنَّ الْجَارُودَ، قَدِمَ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنَّ قُدَامَةَ بْنَ مَظْعُونٍ شَرِبَ الْخَمْرَ، فَقَالَ: «مَنْ شُهُودُكَ؟» قَالَ: أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: خَتَنُكَ وَاللَّهِ لَأُوجِعَنَّ مَتْنَهُ بِالسَّوْطِ، قَالَ: وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لَظُلْمٌ، يَشْرَبُ خَتَنُكَ وَيُضْرَبُ خَتَنِي؟ قَالَ: «وَمَنْ؟» قَالَ: عَلْقَمَةُ، قَالَ: «هَاتِهِمْ فَجَاءُوا، فَقَالَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «مَا تَقُولُ» ؟ قَالَ: أَشْهَدُ أَنِّي رَأَيْتُهُ يَشْرَبُهَا مَعَ ابْنِ زَبْرَاءَ حَتَّى أَوْلَجَهَا بَطْنَهُ، ثُمَّ قَالَ لِعَلْقَمَةَ: «مَا تَقُولُ» ؟ قَالَ: أَتَجُوزُ شَهَادَةُ الْخَصِيِّ؟ قَالَ: «هَاتِ» [ص:845]، قَالَ: أَتَجُوزُ شَهَادَةُ الْخَصِيِّ؟ قَالَ: «هَاتِ» قَالَ: أَتَجُوزُ شَهَادَةُ الْخَصِيِّ؟ قَالَ: «هَاتِ» قَالَ: مَا رَأَيْتُهُ يَشْرَبُهَا وَلَكِنِّي رَأَيْتُهُ يَمُجُّهَا، قَالَ: «مَا مَجَّهَا حَتَّى شَرِبَهَا، حَاشَا فِي إِمَارَتِنَا أَحَدًا غَيْرَهُ» ، ثُمَّ أَمَرَ بِضَرْبِهِ

سند میں ہِشَامُ بْنُ حَسَّانَ مدلس ہے

ابن سرین کی ملاقات اس جارود سے کیسے ہوئی اور یہ کون ہے اس کا مکمل نام کیا ہے کچھ معلوم نہیں

سنن الکبری نسائی میں ہے

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ فُلَيْحِ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الدِّيلِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ قُدَامَةَ بْنَ مَظْعُونٍ، شَرِبَ الْخَمْرَ بِالْبَحْرَيْنِ فَشَهِدَ عَلَيْهِ ثُمَّ سُئِلَ فَأَقَرَّ أَنَّهُ شَرِبَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ، فَقَالَ: لِأَنَّ اللهَ يَقُولُ: {لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ، فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا، وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ} [المائدة: 93]، وَأَنَا مِنْهُمْ أَيْ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ، وَمِنْ أَهْلِ بَدْرٍ، وَأَهْلِ أُحُدٍ، فَقَالَ: لِلْقَوْمِ أَجِيبُوا الرَّجُلَ فَسَكَتُوا، فَقَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَجِبْهُ، فَقَالَ: إِنَّمَا أَنْزَلَهَا عُذْرًا لِمَنْ شَرِبَهَا مِنَ الْمَاضِينَ قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ وَأَنْزَلَ: {إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ} [المائدة: 90] مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ، حُجَّةٌ عَلَى الْبَاقِينَ ثُمَّ سَأَلَ مَنْ عِنْدَهُ عَنِ الْحَدِّ فِيهَا، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: إِنَّهُ إِذَا شَرِبَ هَذِيَ، وَإِذَا هَذِيَ افْتَرَى فَاجْلِدُوهُ ثَمَانِينَ

اس کی سند میں یحییٰ بن فلیح بن سلیمان ہے

قال ابن حزم: مجهول. وقال مرة: ليس بالقوى

تاریخ مدینہ میں یہ تفصیل کے ساتھ بھی اس سند سے آیا ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ الْعَلَاءُ بْنُ الْحَضْرَمِيِّ وَهُوَ عَامِلُ الْبَحْرَيْنِ

لیکن یہ تمام مُحَمَّدِ بْنِ جعفرِ بْنِ اِبِی کَثِیرٍ کا قول ہے جن کی وفات 170 کے لگ بھگ ہے۔

یہ واقعہ مضبوط سندوں سے نہیں آیا اور ایک بدری صحابی کی تنقیص میں ہے - مورخین نے اس کو لکھا ہے محدثین نے بیان کیا ہے لیکن کسی صحیح سند سے معلوم نہیں ہے۔ اصحاب بدر پر کوئی حد جاری نہیں کی گئی کیونکہ (حاطب رضی اللہ عنہ کے واقعہ) رسول اللہ کے راز کو افشاء کرنے کا جرم، شراب پینے سے بہت بہت بڑا جرم ہے لیکن بدری صحابی ہونے کی وجہ سے حاطب پر حد جاری نہیں ہوئی نہ باغی کا حکم لگا لہذا اس حکم کے تحت بدری اصحاب رسول پر حدود کا نفاذ ایک منکر خبر ہے

اگر میں غیر اللہ کو سجدہ کا حکم کرتا تو

تکفیر کی کتب میں بار بار ایک حدیث پیش کی جاتی ہے کہ اصحاب رسول نے غیر اللہ کو سجدہ کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اگر غیر اللہ کو سجدہ کا حکم کرتا تو کہتا بیوی شوہر کو سجدہ کرے - راقم کہتا ہے یہ روایت منکر ہے

کہا جاتا ہے کہ وہ علماء جو کتب میں غلط عقائد لکھ گئے اس پر ان کو معاف کیا جا سکتا ہے کیونکہ اس کی مثال حدیث میں ملتی ہے -ایک حدیث بیان کی جاتی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے "اگر" کے انداز میں ایک ایسے عمل کا حکم کا ذکر کیا جو ممنوع رہا ہے

ابن ابی اوفی کی حدیث

سنن ابن ماجۃ ۱۸۵۳ میں حدیث ہے

حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ مُعَاذٌ مِنَ الشَّامِ سَجَدَ لِلنَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -. فَقَالَ: "مَا هَذَا يَا مُعَاذُ؟ " قَالَ: أَتَيْتُ الشَّامَ فَوَافَقْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِأَسَاقِفَتِهِمْ وَبَطَارِقَتِهِمْ، فَوَدِدْتُ فِي نَفْسِي أَنْ نَفْعَلَ ذَلِكَ بِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "فَلَا تَفْعَلُوا، فَإِنِّي لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِغَيْرِ اللَّهِ، لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا تُؤَدِّي الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتَّى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا، وَلَوْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا، وَهِيَ عَلَى قَتَبٍ، لَمْ تَمْنَعْهُ

ابن ابی اوفی نے بیان کیا کہ معاذ شام سے آئے اور رسول اللہ کے پاس مسجد پہنچے ان کو سجدہ کیا—آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیا کیا معاذ؟ معاذ بن جبل نے کہا میں شام گیا تو دیکھا کہ وہ لوگ اپنے پادریوں اور سرداروں کو سجدہ کرتے ہیں، تو میری دلی تمنا ہوئی کہ ہم بھی آپ کے ساتھ ایسا ہی کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں، ایسا نہ کرنا، اگر میں کسی کو سجدہ کا حکم کرتا تو بیوی کو کہتا شوہر کو کرے۔

یہ روایت مسند احمد 19403 میں بھی ہے

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنِ القَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: قَدِمَ مُعَاذٌ الْيَمَنَ، أَوْ قَالَ: الشَّامَ، فَرَأَى النَّصَارَى تَسْجُدُ لِبَطَارِقَتِهَا وَأَسَاقِفَتِهَا، فَرَوَّى فِي نَفْسِهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ يُعَظَّمَ، فَلَمَّا قَدِمَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، رَأَيْتُ النَّصَارَى تَسْجُدُ لِبَطَارِقَتِهَا وَأَسَاقِفَتِهَا، فَرَوَّأْتُ فِي نَفْسِي أَنَّكَ أَحَقُّ أَنْ تُعَظَّمَ، فَقَالَ: " لَوْ كُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ، لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا،

ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب معاذ رضی اللہ عنہ یمن پہنچے تو وہاں کے عیسائیوں کو دیکھا کہ وہ اپنے پادریوں اور مذہبی رہنماؤں کو سجدہ کرتے ہیں ان کے دل میں خیال آیا کہ نبی تو ان سے بھی زیادہ تعظیم کے مستحق ہیں لہٰذا یمن سے واپس آکر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے عیسائیوں کو اپنے پادریوں اور مذہبی رہنماؤں کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہوئے دیکھا ہے میرے دل میں خیال آتا ہے کہ ان سے زیادہ تعظیم کے مستحق تو آپ ہیں - نبی کریم نے فرمایا اگر میں کسی کو کسی کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

محدث ابن ابی حاتم نے اس سند پر باپ سے کلام کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث مضطرب ہے اور راوی القاسم بن عوف الشیبانی البکری الکوفی مضطربُ الْحَدِيثِ ہے۔

کتاب العلل میں ابن ابی حاتم لکھتے ہیں:

وسألتُ أَبِي عَنْ حديثٍ رَوَاهُ أيُّوب ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْف، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفى: أنَّ مُعاذً قَدِمَ على النبيِّ (ص) ، فسَجد له، فنهاه النبيُّ (ص) وَقَالَ: لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا يَسْجُدُ لِأَ حَدٍ؛ لأَمَرْتُ المَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا ... ، الحديثَ؟

فقال أبي: يُخالَفُ أيُّوبُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ؛ فَقَالَ هشامٌ

الدَّسْتوائِي إِسْنَادًا سِوَى [ذَا].

وَرَوَاهُ النَّهَّاسُ بنُ قَهْم ، عَنِ [الْقَاسِمِ] بإسنادٍ آخَرَ، والدَّسْتوائِي حافظٌ مُتْقِنٌ، وَالْقَاسِمُ بْنُ عَوْف مضطربُ الْحَدِيثِ، وأخافُ أَنْ يكونَ الاضطرابُ مِنَ الْقَاسِمِ.

اس روایت پر ابی حاتم نے کہا کہ قاسم بن عون کی سند میں اضطراب ہے

شام دور نبوی میں فتح نہ ہوا تھا اور معاذ رضی اللہ عنہ کو بھی یمن بھیجا گیا تھا– لہذا اس روایت کے متن میں اضطراب ہے کبھی راوی شام کہتا ہے کبھی یمن کہتا ہے۔

معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت

یہ روایت اِبو ظَبیان کی سند سے بھی ہے لیکن ابو ظَبیان نے معاذ سے نہیں سنا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت

الترمذی (1159)، وابن حبان (4162) میں اس کی ایک اور سند بھی ہے

حدثنا محمود بن غيلان حدثنا النضر بن شميل أخبرنا محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو كنت آمرا أحدا أن يسجد لأحد لأمرت المرأة أن تسجد لزوجها

اس سند کو البانی نے حسن قرار دیا ہے یعنی یہ ضعیف ہے صرف تعدد طرق کی بنا پر حسن ہوئی یہاں سند میں محمد بن عمرو بن علقمة بن وقاص اللیثی ہے جس کو امام الجوزجانی نے لیس بقوی قرار دیا ہے-الخلیلی کہتے ہیں یکتب حدیثہ ولا یحتج بہ اس کی حدیث لکھو لیکن دلیل مت لینا اور ابو احمد الحاکم کہتے ہیں لیس بالحافظ عندہم محدثین کے نزدیک مضبوط نہیں-

-کتاب ذخیرة الحفاظ میں ابن القیسرانی کہتے ہیں اس کی ابوہریرہ والی سند بھی سُلَيْمَان بن دَاوُد الیمامی کی وجہ سے ضعیف ہے

رَوَاهُ سُلَيْمَان بن دَاوُد اليمامي: عَن يحيى بن أبي كثير، عَن أبي سَلمَة، عَن أبي هُرَيْرَة. وَسليمَان هَذَا لَيْسَ بِشَيْء فِي الحَدِيث.

رَوَاهُ نعيم بن حَمَّاد: عَن رشدين بن سعد، عَن عقيل، عَن ابْن شهَاب، أَبِيه، عَن أبي هُرَيْرَة. وَهَذَا بِهَذَا الْإِسْنَاد عَن رشدين لم يروه عَنهُ غير نعيم. قَالَ الْمُؤلف: وَلَا نعلم لِابْنِ شهَاب عَن أَبِيه. رَوَاهُ عَنهُ إِحْد

-اس کی دوسری سند میں مجھول ہے

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت

-اس کی ایک اور سند ہے لیکن اس میں بھی ضعیف راوی ہے

رَوَاهُ صَدَقَة بن عبد الله السمين: عَن سعيد بن أبي عرُوبَة، عَن قَتَادَة، عَن الْقَاسِم الشَّيْبَانِيّ، عَن زيد بن أَرقم. وَصدقَة ضَعِيف.

قیس بنِ سعد کی حدیث

سنن ابو داود ۲۱۴۰ میں ہے

حدَّثنا عمرو بنُ عون، أخبرنا اسحاق بنُ يوسفَ، عن شريكٍ، عن حُصينٍ، عن الشعبيِّ عن قيسِ بنِ سعد، قال: أتيتُ الحِيرةَ فرأيتُهم يسجدون لِمرْزُبانٍ لهم، فقلتُ: رسولُ الله أحقُّ أن يُسجدَ له، قال: فأتيتُ النبي - صلَّى الله عليه وسلم - فقلت: إني أتيتُ الحِيرَةَ فرأيتُهم يَسجُدُونَ لمرزبانٍ لَهُمْ، فأنت يا رسولَ الله أحقُّ أن نسجُدَ لك، قال: "أرأيتَ لو مررتَ بقبري أكنتَ تَسجُدُ له؟ " قال: قلت: لا، قال: "فلا تَفْعَلُوا، لو كنتُ آمراً أحداً أن يَسجُدَ لأحدٍ لأمرتُ النِّساءَ أن يسجُدْنَ لأزواجِهنَّ، لِمَا جَعَلَ الله لهم عليهنَّ من الحق

قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حیرہ آیا، تو دیکھا کہ لوگ اپنے سردار کو سجدہ کر رہے ہیں تو میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے زیادہ حقدار ہیں کہ انہیں سجدہ کیا جائے، میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ سے کہا کہ میں حیرہ شہر آیا تو میں نے وہاں لوگوں کو اپنے سردار کے لیے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو اللہ کے رسول! آپ اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بتاؤ کیا اگر تم میری قبر کے پاس سے گزرو گے، تو اسے بھی سجدہ کرو گے؟" وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم ایسا نہ کرنا، اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں اس وجہ سے کہ شوہروں کا حق اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے"۔

اس میں حصین بن عبد الرحمٰن السلمی ہے جو نسائی کے بقول تغیر کا شکار ہوئے اور شریک بن عبد اللہ النخعی ہے – شریک خود مختلط تھا

-بہر حال یہ سند شکوک سے خالی نہیں

انس بن مالک کی روایت

مسند احمد 12614 میں ہے:

حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ حَفْصٍ، عَنْ عَمِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ .... فَقَالَ: «لَا يَصْلُحُ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ، وَلَوْ صَلَحَ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ، لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، مِنْ عِظَمِ حَقِّهِ عَلَيْهَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ كَانَ مِنْ قَدَمِهِ إِلَى مَفْرِقِ رَأْسِهِ قُرْحَةٌ تَنْبَجِسُ بِالْقَيْحِ وَالصَّدِيدِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَتْهُ تَلْحَسُهُ مَا أَدَّتْ حَقَّهُ»

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((لا یصلح لبشر إن یسجد لبشر، ولو صلح إن یسجد بشر لبشر لأمرت المرأۃ إن تسجد لزوجہا من عظم حقہ علیہا، والذی نفسی بیدہ لو إن من قدمہ إلی مفرق رأسہ قرحۃ تنبجس بالقیح والصدید ثم إقبلت تلحسہ ما إدت حقہ))

یعنی کسی بشر کے لیے جائز نہیں کہ کسی دوسرے بشر کو سجدہ کرے، اگر ایسا کرنا درست ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آدمی کے قدم سے لے کر سر کی چوٹی تک سب پیپ سے بھرا ہوا اور عورت اس سب کو اپنے منہ سے چوس لے تب بھی مرد کا حق نہیں ادا کر سکتی

[مسند إحمد: 12614 صحیح ابن حبان (4164) سنن دار قطنی (3571) وغیرھا من الکتب]

اس کی اسناد میں

-خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ہے اور خلف مظبوط راوی نہیں ہے

:امام احمد نے اس کو اختلاط کے عالم میں دیکھا- وہ کہتے ہیں

.فَسُئِلَ عَنْ حَدِيثٍ، فَلَمْ إِفْهَمْ كَلَامَهُ

میں نے اس سے حدیث پوچھی لیکن اس کا کلام سمجھ نہ سکا

قال ابن عیینۃ: یکذب

ابن عیینۃ کہتے تھے جھوٹ بولتا ہے۔

سنن اربع والوں اور مسلم نے روایت لی ہے۔

امام مسلم نے تین روایت لکھی ہیں جن میں خلف نے حفص سے کچھ روایت نہیں کیا۔

بعض محدثین نے روایت میں حفص کو حفص بن عبید اللہ ابْن اِخِی اِنس بولا ہے لیکن امام احمد کے مطابق اس کی سند میں حفص سے سوائے خلف کے کوئی راویات نہیں لیتا-

کتاب سؤالات إبي داود للإمام إحمد بن حنبل في جرح الرواة وتعديلهم کے مطابق

سَمِعت إَحْمد يَقُول حَفْص بن عبيد الله الَّذِي روى عَنهُ ابْن إِسْحَاق وَيحيى بن إبي كثير لَيْسَ هُوَ الَّذِي يحدث عَنهُ خلف بن خَلِيفَة الَّذِي يحدث عَنهُ خلف مَا إعلم إحدا حدث عَنهُ غَيره

لہذا یہ حفص مجھول ہو گیا کیونکہ اس کا صرف خلف کو پتا ہے کسی اور کو نہیں-

دارقطنی کے بقول حفص بن عمر بن عبد الله بن إبي طلحة ہے لیکن اس روایت کو علل میں معاذ بن جبل کی سند سے رد کرتے ہیں-

إبي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ کی روایت

سنن دارقطنی سنن الکبری البیہقی سنن الکبری نسائی مصنف ابن إبي شيبة مسند البزار میں یہ ایک اور سند سے بھی ہے :

نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ , وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ , قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ , نا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ , نا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ , عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ , عَنْ نَهَارٍ الْعَبْدِيِّ , عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ , أَنَّ رَجُلًا جَاءَ بِابْنَتِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , فَقَالَ: هَذِهِ ابْنَتِي أَبَتْ أَنْ تَزَوَّجَ , فَقَالَ: «أَطِيعِي أَبَاكِ أَتَدْرِينَ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ؟ , لَوْ كَانَ بِأَنْفِهِ قُرْحَةٌ تَسِيلُ قَيْحًا وَصَدِيدًا لَحَسَتْهُ مَا أَدَّتْ حَقَّهُ» , فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ لَا نَكَحْتُ , فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُنْكِحُوهُنَّ إِلَّا بِإِذْنِهِنَّ»

اس کی سند میں نَہار بن عَبد اللهِ، العَبدیُّ جن کو ابن خراش نے صدوق کہا ہے۔

اس کی سند میں ربيعة بن عثمان بھی ہے اور مستدرک حاکم میں اسی سند سے ہے جس پر الذھبی لکھتے ہیں:

بل منكر قال إبو حاتم ربيعة منكر الحديث

. یہ منکر ہے ابو حاتم نے ربیعۃ بن عثمان کو منکر الحدیث کہا،ابو زرعۃ: لیس بذاک القوی

ابن معین نے کہا کوئی برائی نہیں

الغرض روایت ضعیف ہے اور اس کی ایک سند کا راوی مجھول ہے اور باقی سندوں میں مختلف فیہ راوی ہے۔

قارئین آپ نے دیکھا کوئی اس واقعہ کو حیرہ عراق کا قرار دیتا ہے کوئی شام کا کوئی یمن کا جبکہ دور نبوی میں نہ شام فتح ہوا نہ عراق۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قرآن معاذ بن جبل سے سیکھو۔ یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔

حدثنا سليمان بن حرب، حدثنا شعبة، عن عمرو بن مرة، عن إبراهيم، عن مسروق، قال: ذكر عبد الله عند عبد الله بن عمرو، فقال: ذاك رجل لا ازال احبه بعد ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول: "استقرئوا القرآن من اربعة من عبد الله بن مسعود فبدا به وسالم مولى ابي حذيفة، وابي بن كعب، ومعاذ بن جبل"، قال: لا ادري بدا بابي او بمعاذ بن جبل.

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عمرو بن مرہ نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے مسروق نے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے یہاں عبداللہ بن مسعود کا ذکر ہوا تو انہوں نے کہا میں ان سے ہمیشہ محبت رکھوں گا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ چار اشخاص سے قرآن سیکھو۔ عبداللہ بن مسعود، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہی کی اور ابوحذیفہ کے مولیٰ سالم، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے پوری طرح یاد نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ابی بن کعب کا ذکر کیا یا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا۔

کیا معاذ بن جبل اہل کتاب کی دیکھا دیکھی ایسا کوئی کام کر سکتے ہیں یقینا یہ ان پر تہمت ہے۔